Ready to Print

www.mirfatehalishah.com

Written By **Mir Fateh Ali Shah**
Translation By **None**
Language **urdu**
Catagory **Jews**

فرانس می□ مسلمانو□ ک□ سات□ حکومتی بدسلوکی

پچھلے دو دنوں سے عالمی سربراہی کانفرنس میں مسلم رہنما اسلام کے خلاف ہونے والے ڈرامائی حملوں پر اپنی اپنی رائے کا اظہار کر رہے ہیں، اب یہ وقت ہی بتائے گا کہ کوئی قانونی حل سامنے آتا ہے کہ جسکی بنا پر مستقبل میں ایسی گستاخیوں سے نپٹا جا سکے یا محض تسلی بخش کلمات سے گذارا کرنا پڑے گا۔ اس کے علاوہ ہم جیسے عام لوگ تو بس احتجاج ہی کر سکتے ہیں مگر ہماری آواز تو سڑکوں سے آگے ہی نہیں جاتی اور اگر جائے بھی تو ہم پر تنقید شروع

With PDFmyURL anyone can **convert entire websites to PDF**!
PDFmyURL

ہو جاتی ہے۔ [illegible]

۵۰۰ سے زیادہ گاؤں جلادیئے گئے انہیں جانوروں کی طرح کاٹا جارہا تھا، مگر کیا ہوا کسی نے ساتھ دیا؟ کیا وہ انسان نہیں تھے، جن ماوں کے بچے انکے سامنے کاٹے جارہے تھے، مسلم لڑکیوں کو حوس کا نشانہ بنا کر قتل کیا جاتا۔ اور لڑکوں کو شہر کے بیچو بیچ آگ لگادی جاتی کوئی آگ بجھانے کو قریب نہ آتا۔ کہاں تھے اس وقت وہ لوگ جو مذہب سے بڑھ کر انسانیت کا درس دیتے ہیں، جو کم پیش انسانیت کی پوجا کرتے ہیں، کیا انہیں جلتے ہوئے انسان نظر نہیں آئے۔ اس وقت دنیا سے انسانیت کہاں چلی گئی تھی کہ انکی مدد کرتے۔

اس بار بھی ایسا ہی ہوا جب مسلمان دنیا بھر میں گستاخانہ فلم کے خلاف سڑکوں پر احتجاج کر رہے تھے کہ اس فلم کو انٹرنیٹ سے ہٹایا جائے، مجرموں کے خلاف کاروائی کی جائے۔ اسکا جواب ہمیں فرانس کے ایک میگزین میں حضرت محمد ﷺ کے شان میں بے حرمتی سے دیا گیا۔

یہ تو بلکل ایسا تھا جیسے ایک شخص اپنے بیٹے کے قتل کا انصاف مانگنے کسی کے پاس جائے اور وہ شخص اسکے دوسرے بیٹے کو ہی قتل کر دے تو آپ اس مجبور شخص سے کیا توقع کریں گے؟ کیا آپ اس سے امن سے رہنے اور تمیز سے بات کرنے کے لئے کہیں گے؟ بلکل نہیں اگر آپ ذرا بھی دل رکھتے ہیں تو آپ اسکے درد کو ضرور محسوس کریں گے لیکن جب فرانس میں مسلمانوں نے اس رویے پر احتجاج کیا تو فرانس کے وزیر داخلہ نے کہا کہ وہ نہیں چاہتے کہ اسلام زیرِ زمین پھلنے پھولنے والا مذہب بن جائے۔ مزید یہ کہ فرانس ایسے لوگوں سے سختی سے نمٹے گا جو اسلام کے پیروکار ہونے کا دعویٰ تو کرتے ہیں لیکن ملک کی سیکولر روایات کا احترام نہیں کرتے۔ وہ سیکولر روایات کیا ہیں؟ یقیناً یہی کہ جیسے پہلے ہم نے وار اگینسٹ ٹیرر کے نام سے تمہارے جسموں کو چھلنی کیا تھا۔ اب ہم فریڈم آف اسپیچ اور فریڈم آف ایکسپریشن سے تمہاری روحوں کو بھی تڑپائیں گے۔ یہ ہیں انکی سیکولر روایات۔

فرانس کے وزیر داخلہ [illegible]

With PDFmyURL anyone can convert entire websites to PDF!

کراں کے وزیر داخلہ نے مزید کہا کہ 'مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ عدم برداشت اور نفرت انگیزی کے خلاف لڑنے کی قوت پیدا کریں۔' ہمارا ملک اس وقت ایک بحران میں ہے اور ہم امن اور ہم آہنگی چاہتے ہیں۔

سوال یہ ہے کہ مسلمانوں میں اگر عدم برداشت اور نفرت انگیزی کا رجحان ابھرتا ہے تو اسکے کارن کیا ہیں؟

اس وقت یورپی ممالک میں مسلمانوں کی سب سے زیادہ تعداد فرانس میں ہے جو قریب قریب پچاس لاکھ ہے۔ اتنی کثیر تعداد میں مسلمان فرانس میں رہتے آئے ہیں انکی عدم برداشت اور نفرت انگیزی کو تم نے کہاں دیکھا، اگر مسلمان نفرت انگیزی سے دوچار ہوتے، اگر مسلمانوں میں دہشتگردی کا تھوڑا سا بھی عنصر ہوتا تو یقین مانیں آج اسرائیل ہی نہ ہوتا، یہ بچارے تو تم سے انصاف مانگنے نکلے تھے، پھر تم جو انصاف دیا وہ تو چارلی میگزین کی شکل میں سامنے ہے ہی مگر اس پر وزیرِ داخلہ مینوئل والز کا کہنا ہے کہ وہ کسی بھی ایسے فرد کو ملک سے نکالنے کے لیے تیار ہیں جو اسلام کے نام پر اندرونِ ملک یا بیرونِ ملک سکیورٹی کے لیے خطرہ بن رہا ہو۔

وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا

ہم آہ جو بھرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام

Article Link http://w w w .mirfatehalishah.com/articles/post.php?id=2120
Join us on facebook https://w w w .facebook.com/mirfatehalishah

www.mirfatehalishah.com

With PDFmyURL anyone can **convert entire websites to PDF**!
PDFmyURL